

خُدا، اپنی اُمت کا شوہر  
 نمبر 3419  
 ایک خطبہ  
 شائع شدہ بروز جمعرات، 13 اگست 1914  
 مبلغ: سی۔ ایچ۔ اسپروجن  
 مقام: میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیونگٹن  
 تاریخ وعظ: جمعرات کی شام، 30 ستمبر 1869  
 "اگرچہ میں اُن کا شوہر تھا، خُداوند فرماتا ہے۔"  
 یرمیاہ 32:31

گناہ اُس وقت نہایت ہی بڑھ جاتا ہے جب وہ خُدا کی اُس رحمت کے مقابلہ میں ہو جس کا خطا کار شریک رہ چکا ہے۔ خُدا کے فرزند میں گناہ خاص طور پر نہایت ہی قبیح ہے۔ بعض لوگ جیسا سمجھتے ہیں ویسا یہ کوئی معمولی بات نہیں، بلکہ نہایت ہی سنگین معاملہ ہے۔ جب کوئی شخص خُدا کی محبت کے جام گہرے گھونٹ گھونٹ کر پی چکا ہو، اور پھر اُسی محبت کے خلاف سختی سے گناہ کرے، تو یہ کوئی ہلکی بات نہیں۔ یہی تو اسرائیل کے گناہ کا سب سے رونے والا پہلو تھا — "اگرچہ میں اُن کا شوہر تھا۔"

اے مسیح میں میرے بھائیو اور بہنو، خُدا کی قدیم اُمت اسرائیل گویا اسی لیے زمانہ کے صفحات پر جلوہ گر ہوئی اور گزر گئی کہ وہ ہمیشہ کے لیے ہماری ہی تصویر بنی رہے۔ جب کبھی تم اُن کی برگشتگیوں، اُن کی بُت پرستیوں، اور اُن کے خُدا کے روح کو رنجیدہ کرنے کے واقعات پڑھو، تو کتاب بند کر کے کہہ دو، "یہ سب میرے دل میں بھی موجود ہے، اور میری زندگی بھی" "آئینہ میں چہرہ کے عکس کی مانند اُسی کی مانند ہے۔"

ہم کو اُن کے گناہ پر فتویٰ دینے میں سُسٹ نہیں ہونا چاہیے، مگر ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ عدالت کے کٹہرے میں دو ملزم کھڑے ہیں، اور جب ہم اُن کو مجرم ٹھہراتے ہیں تو اپنے آپ کو بھی مجرم ٹھہراتے ہیں۔

پس، اس وقت ہم سب سے پہلے چند لمحات اس الزام پر غور کریں گے جو خُدا نے اپنی اُمت اسرائیل کے خلاف پیش کیا — انہوں نے گناہ کیا — "اگرچہ" اُس نے فرمایا، "میں اُن کا شوہر تھا۔" پھر دوسرے نمبر پر ہم اس الزام کو اپنے حق میں قبول کریں گے، اور تیسرے نمبر پر ہم کچھ اصلاحی تجاویز پیش کریں گے جو اس شام کے دُکھ بھرے اور توبہ کے خیالات سے پیدا ہوئی چاہئیں۔

— پس آئیے سب سے پہلے نہایت سنجیدگی اور فروتنی سے غور کریں

I

- وہ الزام جو خُدا نے اسرائیل کے خلاف پیش کیا۔

اُن کا گناہ اس لیے بڑھا ہوا تھا کہ خُدا اُن کا شوہر تھا۔ یہ کس طرح؟ وہ اُن کا شوہر اس لیے تھا کہ اُس نے اپنی خاص محبت اُن پر رکھی، جیسا کہ شوہر اپنی دلہن پر رکھتا ہے۔ اُس نے اُن کو پایا، جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے، بیابان سنسان میں، ویران اور چلاتی ہوئی بیابانی میں۔ اُس نے اُن کو پایا، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، حقیقتاً مصر کی سرزمین میں، اُس غلامی کے گھر میں جہاں اُن کی زندگی اُن ظالم آقاؤں کے لیے اینٹیں بنانے کی سخت غلامی میں تلخ کر دی گئی تھی۔ مگر اُس نے اُن سے ایسی محبت رکھی کہ قوی ہاتھ اور بازو دراز کے ساتھ اُن کو فدیہ دے کر چھڑایا۔

اُس نے اپنے سب عذاب فرعون اور صُوعن کے کھیتوں پر نازل کیے، اُس نے اپنی قدرت کو فرعون کے قبیلوں پر بھی عظیم کیا، اور بحیرۂ قلزم پر اپنے آپ کو جلالی ٹھہرایا جب اُس نے مصر کے تمام لشکروں کو ہلاک کر ڈالا۔ لیکن اپنی اُمت کو اُس نے موسیٰ اور ہارون کے ہاتھ سے، گویا بھیڑوں کی مانند، باہر نکالا اور چلایا۔ جس طرح ایک شوہر اپنی دلہن سے محبت رکھ کر، اور اُسے غلامی میں پاتے ہوئے، اُس کی آزادی اور خوشی کے لیے ممکنہ حد تک سب کچھ کرتا ہے اور جب تک اُسے مکمل رہائی نہ مل جائے آرام نہیں کرتا، اُسی طرح خُدا اپنی اُمت کا شوہر ہوا۔ وہ فرماتا ہے، "میں نے مصر کو تیرے فدیہ کے عوض دیا، اور کوش و سبا کو تیرے لیے۔"

وہ اُن کا شوہر اس لیے بھی تھا کہ اُس نے اُن کو، اور صرف اُن ہی کو، اپنی خاص اُمت بنایا۔ جس طرح شوہر اپنی نظر دوسروں پر نہیں ڈالتا بلکہ اپنا دل اُسی ایک پر لگاتا ہے، اُسی طرح خُداوند نے اپنی اُمت اسرائیل کے ساتھ کیا۔ اور کون سی اُمت تھی جو اُن کے مانند تھی؟ کون سی اُمت تھی جس پر خُدا نے اپنے آپ کو یوں آشکار کیا؟ اور بھی قومیں تھیں جو اُن سے بڑی تھیں، مگر خُدا نے اپنی سچائی اُن کے پاس نہ بھیجی، بلکہ وہ اندھیرے میں جیٹیں اور اندھیرے میں ہلاک ہو گئیں۔ لیکن خُدا نے اپنی حاکمانہ فضل سے اپنا دل اسرائیل پر لگایا — اسرائیل سے محبت رکھی، اور صرف اسرائیل ہی سے۔

وہ اُن کا شوہر اس معنی میں بھی تھا کہ اُس نے اُن کے ساتھ وفاداری نبھائی۔ اُس نے گویا اُن کو اپنے ساتھ باندھ لیا تھا خواہ حالت بہتر ہو یا بدتر — اور بدتر ہی زیادہ غالب رہی۔ انہوں نے اُس کے رُوح پاک کو رنجیدہ کیا، اور اُسے قہر دلایا، تو بھی اُس نے اپنی اُمت کو ترک نہ کیا۔ آج تک وہ اسرائیل کا شوہر ہے، اور وہ دن ضرور آئے گا جب یہوداہ کے منتشر اور پراگندہ لوگ اپنے سب بھائیوں سمیت اپنی ہی سرزمین میں جمع کیے جائیں گے، اور جہاں وہ بیٹھ کر اپنی برباد شدہ بستٹیوں پر روئے اور ماتم کیا کرتے تھے، وہاں پھر سے وہ اپنی بربط کو خوشی اور مسرت کے نغموں سے بیدار کریں گے۔ خُدا اُس اُمت کا شوہر اپنی اُس وفاداری میں رہا جو اُس نے اُن کے لیے ظاہر کی۔

وہ اُن کا شوہر اس لیے بھی تھا کہ اُس نے اُن سے نہایت محبت بھری ہم کلامی کی۔ خُداوند نے اپنے نبیوں کی معرفت اپنی اُمت پر کئی طرح کے ظہور فرمائے، بڑے بڑے عجائبات کیے، اور بہت سے نشان اور معجزے دکھائے۔ اس کے علاوہ اُس نے اپنے آپ کو خیمہ اجتماع اور پیکل میں، قربانی اور نذرانوں میں ظاہر کیا۔ اگرچہ اُس نے اپنے آپ کو ہمارے لیے اُس قدر کامل نُور میں نہ کھولا جس طرح آج انجیل میں مکھڑ کیا ہے، تو بھی اُس زمانہ کے اندھیرے کے مقابلہ میں نہایت جلالی روشنی کے ساتھ ظاہر ہوا۔ جس طرح شوہر اپنی بیوی پر محبت میں اپنا آپ ظاہر کرتا ہے، اُسی طرح خُداوند نے اپنی قدیم کلیسیا پر شوہر کی مانند اپنا آپ آشکار کیا۔

اس کے علاوہ، اُس نے اپنی اُمت اسرائیل کی پرورش کا انتظام کیا، جیسے شوہر اپنی منتخب بیوی کو اپنے سب دُنیوی مال و اسباب میں شریک کرتا ہے۔ اور کون سی اُمت تھی جو اُن کی مانند تھی جس نے فرشتوں کا خوراک کھایا؟ ہاں، انہوں نے مٹا سیر ہو کر کھایا۔ اگر وہ پانی کے پیاسے ہوئے، تو چٹان نے اُن کو پانی بہایا۔ اُن کے لیے سخت پتھر سے تیل نکالا۔ بیابان میں جو کچھ اُن کو درکار تھا، سب اُن کو فراخی سے ملا۔ اُن کے کپڑے چالیس برس تک پرانے نہ ہوئے، اور نہ اُن کے پاؤں سوچے، اگرچہ وہ اُس ہولناک بیابان سے گزرے جہاں سے کسی قسم کا سامان زندگی میسر نہ تھا۔ کوئی اُمت اُن سے بہتر نہ سنبھالی گئی، بلکہ کبھی تو اُن کی نفسانی تمنا بھی پوری کی گئی — جب انہوں نے گوشت مانگا، تو بٹیر آسمان سے اُترے اور وہ اُن سے پیٹ بھر کر کھا گئے۔

اس کے علاوہ، وہ خُدا جو اُن کا شوہر بنا، اُن کا محافظ بھی رہا، جیسے شوہر اپنی بیوی کی حفاظت کرتا ہے۔ اُس نے عمالیقیوں کو اُن کے سامنے بھگا دیا۔ جب وہ لڑنے کو نکلے، تو اُس نے کسی قوم کو اُن کا مقابلہ نہ کرنے دیا بلکہ خُداوند خود لشکر کا پیشوا ہو کر آگے بڑھا۔ اگرچہ اُن کے گناہوں کے سبب اُس نے اُن کو دشمنوں کے ہاتھ میں سونپا، تو بھی جب وہ لوٹے، اُس نے ایک کو ہزار مارنے والا اور ایک کو دس ہزار بھگانے والا بنایا۔ نہایت عجیب نجاتیں خُداوند نے اپنی اُمت کے لیے کیں۔ وقت نہیں کہ ہم جدعون اور باراق، شمشون اور افتاح کا ذکر کریں، اور وہ سب کچھ سنائیں جو خُداوند، اسرائیل کا شوہر، اپنی دلہن کی رہائی کے لیے کر گزرا۔

اور وہ نہ رُکا جب تک کہ اپنی اُمت اسرائیل کو اُس اطمینان اور قرار میں نہ پہنچا دیا جو نکاح کے بندھن میں آنے والوں کی تمنا ہوتی ہے۔ اُس نے اُن کو اُن کی اپنی انگور کی بیلوں اور اپنے آنجیر کے درختوں کے نیچے بیٹھا کر آرام دیا۔ اُن کو اُس سرزمین میں لایا جو دودھ اور شہد کی نہریں بہاتی تھی، اور جس کے پہاڑوں سے پینٹل کھود سکتے تھے۔ اُس نے غیری قوموں کو اُن کے آگے سے نکالا اور اُن کو اُن کی زمین میراث میں دی — ایسی میراث جو اُس کی اُمت اسرائیل کے لیے ہمیشہ کے لیے تھی۔ اور وہاں خُدا کی دلہن طویل عرصہ تک اپنے آرام اور سلامتی میں رہ سکتی تھی، اگر وہ اپنے عہد کو نہ توڑتی، اگرچہ وہ اُس کی شوہر کی مانند رہا۔

اب، اے عزیزو، اس سے مٹھ موڑنے سے پہلے ذرا سوچو کہ یہ کس قدر عجیب تصویر ہے اُس طرز عمل کی جو خُدا نے ہم میں سے اُن سب کے ساتھ کیا جو اُس پر ایمان لائے والے ہیں۔ یاد کرو اُس کی محبت کو جب اُس نے ہمیں مصر سے نکالا۔ ہم میں سے بعض کو اپنے غلامی کے دن خوب یاد ہیں، جب لوہا ہماری جان میں اُتر گیا تھا۔ ہم اُن گہری توبیخوں کو، اس شریعت کی سخت کوڑوں کو، اور اُس اپنی محنت کی مشقت کو کبھی نہیں بھلا سکتے جب ہم نے گویا بغیر بھوسہ کے اینٹیں بنانی چاہیں کہ اپنے اعمال سے اپنی جان کو بچا لیں۔

کس قدر جلالی طریقہ سے اُس نے ہمیں نکالا! کس طرح اُس نے ہمیں فسخ کے بڑے کا گوشت کھلایا، اور کس طرح وہ خون کی نشانی چوکھٹ اور دونوں کنگھوروں پر لگائی گئی، اور ہم نے سیکھا کہ یہ کیا ہے کہ خُدا خون کو دیکھ کر ہم پر سے گزر جائے۔ اور کیا ہی فتح کا دن تھا جب ہمارے سب گناہ مخلص کے کفارہ کی بے کنارہ سیلاب میں غرق ہو گئے!

کیا ہی شادمانی کا نعرہ ہمارے دلوں سے اُس دن بلند ہوا، جو بنی اسرائیل کی اُن بیٹیوں سے بھی زیادہ بلند اور شیریں تھا، جب وہ مریم کے پیچھے اپنے دف اور جہانجھ لے کر رقص میں نکلیں! ہم نے اُس وقت کہا تھا، اور آج بھی اُس یاد کے سبب یہ کہیں گے،

خداوند کے لیے گاؤ، کیونکہ اُس نے نہایت جلالی کارنامہ کیا ہے"

جہاں تک ہمارے گناہوں کا تعلق ہے، گہراؤ نے اُن کو ڈھانپ لیا ہے، اُن میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔ وہ مصری جن کو ہم نے اپنے آنسوؤں کے درمیان دیکھا تھا، ہم اُن کو اب ہرگز کبھی نہ دیکھیں گے

اُس دن سے خُدا نے اپنی خاص محبت کے ذریعے یہ ثابت کرنے میں خوشی پائی ہے کہ وہ ہمارا شوہر ہے۔ اُس کی اس خاص محبت کے عقیدہ پر ہم کبھی شک نہیں کر سکتے۔ مجھے یہ تنگ ظرفی ناپسند ہے کہ کوئی شخص اس بات کو برداشت نہ کرے کہ خُدا اپنی مخلوق کے سب جانداروں کے ساتھ ایک عام مہربانی رکھتا ہے۔ اُس کی شفقتیں اُس کی سب مخلوق پر ہیں، مگر اس خیال میں یہ نہ بھولنا چاہیے کہ اُس کی ایک خاص اور منفرد محبت بھی ہے جو وہ اپنے چنے ہوؤں سے رکھتا ہے جن کو وہ مسیح کے پاس لاتا ہے۔

وہ دُنیا سے ایسی محبت نہیں رکھتا جیسی اپنی دلہن سے رکھتا ہے۔ خُدا کو شریروں سے وہ محبت نہیں جو اُن سے ہے جن کو اُس نے اپنے ساتھ باندھ لیا ہے اور جو اُس کے ہیں، جیسا کہ بیوی شوہر کی ہے — ایک زندہ، ازدواجی، محبت بھرا، گہرا اور ابدی رشتہ میں۔

یقیناً وہ ہمارا شوہر اس معنی میں بھی رہا کہ نہ صرف اُس نے ہمیں اپنی محبت میں خاص طور پر چُنا، بلکہ اس محبت میں نہایت وفادار بھی رہا۔ میں بمشکل تم سے گفتگو کر سکتا ہوں بغیر اُس کے کہ میری آنکھوں میں آنسو بھر آئیں جب میں سوچتا ہوں اپنی اُس بے وفائی کے بارے میں جو میں نے اُس کے ساتھ کی جس نے مجھے زمین کی بنیاد ڈالنے سے پہلے محبت کی۔ آہ! اِن میں کون سا زیادہ عجیب ہے — کہ اُس نے ہم سے محبت کی، یا یہ کہ ہم نے اُس سے ایسی بے وفائی کی؟

پھر بھی اگرچہ میں اُسے اکثر بھول جاتا ہوں،  
"اُس کی شفقت ہرگز نہیں بدلتی۔"

کتنی قیمتی حقیقت ہے! وہ ہمارا شوہر رہا ہے۔ اُس نے کبھی طلاق کا خیال نہیں کیا۔ کیا یہ نہیں لکھا کہ "وہ جدا کرنے سے نفرت کرتا ہے"؟ اور وہ واقعی نفرت کرتا ہے، اور اُس نے ہمیں جدا نہیں کیا، بلکہ ہم آج بھی اُس کے نزدیک اُتے ہی عزیز ہیں جتنے پہلے تھے، اور جتنے اُس روز ہوں گے جب ہم اُس کے حضور بے داغ، بے شکن اور بے عیب کھڑے ہوں گے۔

اے میرے بھائیو، یہ بھی یاد رکھو، جب تم سوچتے ہو کہ خُدا ہمارے لیے کس طرح شوہر رہا ہے جیسا کہ اسرائیل کے لیے تھا، کہ اُس نے ہماری پرورش کی جیسا کہ اسرائیل کی کی۔ دُنیاوی باتوں میں اُس نے ہماری کفالت کی ہے۔ شاید تم میں سے بعض کو یہ سمجھ نہ آئے کہ تم کیسے ایک نہایت پیچیدہ راہ میں چلائے گئے۔ کئی مرتبہ تم ضرورت کی حد تک پہنچ گئے، اور بعض اوقات تمہارے پاس کچھ بھی بچا نہ تھا۔ مگر اِس لمحہ تک بھی، وہ جو چڑیوں کو کھلاتا اور سوسن کے پھول کو لباس پہناتا ہے، اُس نے تمہیں بھوکا نہ مرنے دیا۔ اور تم اُس کی وفاداری کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہہ سکتے ہو کہ تمہیں روٹی ملی اور تمہارے پانی یقینی رہے۔

مگر روحانی باتوں میں تو یہ اور بھی زیادہ سچ ہے۔ کیا تم نے کبھی یہ جانا ہے کہ روحانی طور پر بالکل خالی ہو جانا کیا ہوتا ہے؟ اُس بیوہ کی مانند جس کے پاس صرف ایک مٹھی آٹا بچا تھا کہ ایک روٹی پکا کر کھائے اور پھر مر جائے؟ افسوس! ہم میں سے بعض نے یہ جانا ہے کہ انتہائے روحانی غریبی کیا ہوتی ہے، اور اپنے اندر ایسی لاچاری کا احساس جو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور مایوسی کی گہرائیوں میں گرانے کو کافی ہو۔

مگر اگرچہ سمندر کا پانی خطرناک حد تک اُتر گیا، پھر بھی ہر فیض کے جہاز کے چلنے کے لیے پانی ہمیشہ کافی رہا۔ اگرچہ رات بہت سیاہ رہی، پھر بھی اتنی روشنی ہمیشہ رہی کہ جان کسی نہ کسی طرح اپنی راہ پا سکے۔ اور اگرچہ کبھی کبھی اندھی اندھیرے میں نہایت بھینک طور پر گرجی، پھر بھی ہمیشہ ایک پناہ گاہ رہی، تاکہ ہم طوفان سے بچ کر نکل آئیں — اور آئندہ بھی ہر طوفان سے نکل آئیں گے یہاں تک کہ ہم خوشی کے بندرگاہ تک پہنچیں۔ اُس نے ہماری خوب کفالت کی ہے، اور اِس میں وہ ہمارا شوہر رہا ہے۔

اور اُسی طرح اُس نے ہماری حفاظت بھی خوب کی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم خُدا کی حفاظت کے کتنے مقروض ہیں۔ اکثر ہم اپنے خطرات کو بھول جاتے ہیں۔ ایک ملاح کے بارے میں سن کر میں مسکرایا کہ وہ سمندر میں شدید طوفان کے وقت بولا، "اے

زمین پر ایسے وقت ہونا کتنا خطرناک ہوگا، جب چمنیوں کے سر اڑتے ہوں اور مکانوں کی کالی مٹی کی ٹائلیں گرتی ہوں! کون جانے کتنے مارے جائیں اگر وہ ایسے طوفان میں سمندر میں محفوظ نہ ہوں!" ہم ہمیشہ اُن بچاؤ کی برکتوں کا حساب نہیں رکھتے جو خدا ہمیں دیتا ہے، اور نہ یہ جانتے ہیں کہ وہ کتنی قیمتی ہیں۔

ایک باپ اور بیٹا جو ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر رہتے تھے، طے ہوا کہ آدھی راہ میں آ کر ایک دن ملاقات کریں گے۔ بیٹے نے باپ کو سلام کرنے کے بعد کہا، "میں نے راستہ میں ایک نہایت عجیب عنایت کا تجربہ کیا، میرا گھوڑا تین بار گرا، مگر مجھے کچھ نہ ہوا۔" باپ نے کہا، "بیٹے، میں نے بھی اتنی ہی عجیب عنایت پائی، میں سارا راستہ گھوڑے پر آیا اور وہ ایک بار بھی نہ پھسلا۔" ہم اکثر اس طرح کے واقعات میں خدا کی عنایت کو اُس طرح نہیں پہچانتے جس طرح پہچاننا چاہیے۔ ہماری جان کی حفاظتیں — اہ! ہم نہیں جانتے کہ وہ کتنی بے شمار ہیں۔ کبھی کبھار کوئی عجیب سی حفاظت ہم دیکھ لیتے ہیں اور اُسے اپنی یادداشت میں لکھ لیتے ہیں، مگر اور بھی بہت سی ہیں جو ہماری نظر میں نہیں آتیں۔

اور جہاں تک روحانی حفاظتوں کا تعلق ہے، اے میرے بھائیو، جیسا کہ ہم لگاتار باہر سے آزمائشوں اور اندر سے فسادوں، اپنے حالات، دنیا، جسم اور ابلیس کے خطرات میں ہیں — خدا یقیناً ہمارے لیے شوہر رہا ہے اور ہمارے چاروں طرف آگ کی فصیل کی مانند ہماری حفاظت کی ہے، ورنہ آج رات ہم اُس کی اُمت میں نہ ہوتے بلکہ اُن ناکام ہونے والوں میں شمار ہوتے جو پیچھے ہٹ کر ہلاکت میں گئے۔

میں بات جاری رکھ سکتا ہوں، کیونکہ میں سمجھتا ہوں ہم یہ آخری نکتہ بھی شامل کر سکتے ہیں: خدا نے ہم میں سے بہت سوں کو وہ قرار بخشا ہے جو اُس نے اپنی اُمت اسرائیل کو اُس وقت دیا جب وہ کنعان میں آئے۔ وہ ہمارا شوہر رہا ہے، اور جیسا کہ نعوومی نے رُوت سے کہا، "اے بیٹی، تُو اپنے شوہر کے گھر میں آرام پائے گی" — ویسا ہی ہم نے یسوع مسیح میں آرام پایا ہے، وہ خدا کا اطمینان جو سب فہم سے بالا ہے، اور ہم اُس سرزمین میں آ پہنچے ہیں جو دودھ اور شہد سے لبریز ہے۔ ہم شکوک و خوف کے پردن کو پار کر چکے ہیں، اور اگرچہ ہم روزانہ آزمائش کے کنعانیوں کو نہیں نکال پائے، پھر بھی ہم اُس سرزمین کے مالک ہیں، کیونکہ ہم جو ایمان لائے ہیں، آرام میں داخل ہو گئے ہیں۔

پس یہ ہے وہ الزام جو ہم پر ہے — کہ اگرچہ وہ ہمارا شوہر رہا ہے، ہم نے اُس کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جیسا کہ شوہری — محبت کا حق تھا۔ اور اب ہم اگلے بڑے نکتہ کی طرف آتے ہیں

## II

- ہمیں اپنے خلاف اس الزام کو تسلیم کرنا ہے کہ ہم قصور وار ہیں۔

اے عزیز بھائیو، میں تم سے اتنا کلام نہیں کرنا چاہتا جتنا اپنے آپ سے، اور میں تم سے منت کرتا ہوں کہ میری آواز کو اپنی ہی آواز سمجھ کر اپنے دلوں سے سنو۔ اور جہاں یہ کلام تمہاری رُوح کی خلوت میں آ دستک دے، اُس کے لیے دروازہ کھولو، اُسے تمہیں زخم لگانے دو، تمہیں رُلا دینے دو، اور تمہیں کسی اور بلند راہ کی طرف بیدار کرنے دو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

وہ کون سے خاص گناہ ہیں جو ہم نے، جو اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں، اُس خدا کی محبت کے خلاف کیے ہیں جو ہمارے ساتھ شوہر کی مانند رہا ہے؟ پہلا یہ کہ نکاح کے عہد میں بیوی کے دل کا بھٹک جانا نہایت بڑا جرم ہے — جب وہ دل ہی دل میں بھی پُر یقین نہ ہو کہ اُس کا شوہر ہی اُس کا برگزیدہ ہے، اور وہی سب سے زیادہ اُس کی عزت و محبت کا مستحق ہے۔

ہائے افسوس! کہ اپنے خدا کے ساتھ ہمارے اتحاد کے خلاف یہ گناہ ہم نے اکثر کیا ہے۔ ہمارے خیالات بار بار اُس سے ہٹ گئے۔ ہمارے عزیز زمینی دوستوں نے بعض اوقات ہمارے دل کو اُس سے دور کھینچ لیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اپنے فرزندوں کو بھی ہم اکثر حد سے بڑھا کر چاہتے ہیں، اور اس سے بھی بُرا — بلکہ کسی نہ کسی معنی میں یہ اور بھی بُرا ہے — وہ پست بت پرستی جو سونے سے محبت میں، دولت کی خواہش میں، دل کو پاک اور سادہ محبت سے بھٹکا دیتی ہے جو محبت خدا کو ہونی چاہیے۔ یہاں تک کہ ہمارے کتب و مطالعہ بھی ہمیں خدا سے غافل کر سکتے ہیں۔ بلکہ ہمارے وہی واعظ، جن سے ہم محبت رکھتے ہیں، اور اُن کی وہ باتیں جو ہم سنتے ہیں، بعض اوقات خدا اور ہمارے درمیان حائل ہو سکتی ہیں۔

جو شخص بت پرست بننا چاہتا ہے، وہ کسی بھی چیز کو معبود بنا لیتا ہے، جیسے قبیلہ خُوئی خُوئی کا کوئی غریب آدمی کسی بھٹے پرانے کپڑے کے ٹکڑے کو اپنا خدا کہہ کر اُس کی پرستش کرتا ہے۔ ہم بھی کسی چیز کو خدا بنا سکتے ہیں، اور کس تیزی

سے ایسا کر لیتے ہیں! اے ہمارے خُدا! کیا تُو یہ فروتنی کرتا ہے کہ اپنے آپ کو ہمارے لیے شوہر بنائے؟ کیا کسی چیز کا ٹچہ اسے موازنہ ہو سکتا ہے؟ ہم کس چیز کو تیرا ثانی ٹھہرا سکتے ہیں؟ تُو خوشی کی معموری ہے، تُو نیکی کی لامحدودیت ہے

کیسے نادان، کیسے دیوانے، کیسے گہرے گناہگار ہیں ہم کہ اپنے دل کو ذرا بھی کسی اور چیز کی طرف جھپکنے دیتے ہیں، چہ جائیکہ اُس محبت سے بھٹک جائیں جو ہم صرف خُدا کو دینے کے پابند ہیں! یہ پہلا گناہ ہے جس میں ہم قصوروار ٹھہرتے ہیں — دل کا خُدا سے پھر جانا، حالانکہ وہ ہمارا شوہر رہا ہے۔

دوسرا گناہ غالباً یہ ہے کہ ہم اُس کی خدمت میں غفلت برتتے رہے ہیں۔ بیوی کی خوشی اپنے شوہر کو خوش کرنے میں ہے، اور اُس کی بے رخی یا کابلی گھر کے دائرہ میں نہایت نقصان دہ ہے۔ پس اگر خُدا ہمارا شوہر ہے تو ہمیں اُس کے لیے کیا کچھ نہ کرنا چاہیے! میں سمجھتا ہوں کہ وہ آج رات بھی ہم سے کہہ سکتا ہے، "میرے پاس تیرے خلاف کچھ ہے"، اور ہماری آنکھوں میں آنکھ ڈال کر کہہ سکتا ہے، "میں نے تجھے قربانی سے بوجھل نہیں کیا، مگر تُو نے مجھے اپنے گناہوں سے بوجھل کر دیا ہے۔ تُو نے مجھے خوشبو دار سرکنڈے نہیں لائے، نہ تُو نے اپنی قربانیوں کی چربی سے مجھے سیر کیا۔" جو کچھ ہم اپنے خُداوند کے جلال کے لیے کر سکتے تھے، اُس میں سے بہت کچھ ہم نے غفلت سے چھوڑ دیا۔ اُس کے بڑے نام کی بھلائی بیان کرنے کے نہ جانے کتنے اچھے مواقع ہم نے ضائع کیے۔ اے بھائیو اور بہنو، کیا یہ سچ نہیں؟

میں نے کبھی ایک بھائی کا خط پڑھا کہ اُس نے بیس برس سے کامل تقدیس پا رکھی ہے! آہ! اگر یہ سچ ہو، تو میں کیا نہ دیتا کہ میں بھی ایسا کہہ سکتا! مگر میں اس پر یقین نہیں کرتا — نہ یہ کہ ہم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے بیس منٹ تک بھی اپنے مالک کے لیے وہ سب کچھ کیا ہو جو وہ کر سکتا تھا، چہ جائیکہ بیس برس تک کم از کم سہو اور غفلت کے گناہ تو ضرور رہے ہیں۔ میں ایک وعظ بھی پچھے مڑ کر نہیں دیکھ سکتا بغیر اس احساس کے کہ مجھے اُسے بہتر طور پر کہنا چاہیے تھا، نہ دعا کے بعد اُٹھ سکتا ہوں بغیر اس کے کہ مجھے اور زیادہ جوش سے دعا کرنی چاہیے تھی اور خُدا کے اور زیادہ قریب آنا چاہیے تھا۔ سب کچھ بگاڑا ہوا، سب کچھ داغدار نظر آتا ہے۔ کامل ہونے کی ہم کوشش کرتے ہیں، مگر ہم میں کون ہے جو اس کو پا سکا ہے؟ کیا ہم اُس شفقت میں سست نہیں رہے جو ہمیں اُس کے لیے ظاہر کرنی چاہیے تھی جو ہمارا شوہر ہے؟

اس سے آگلا گناہ یہ ہے کہ ہم اپنی شراکت و قربت میں نہایت کسل مند رہے ہیں۔ بیوی اپنے شوہر کو دیکھنے کی آرزو رکھتی

— ہے۔ وہ کہتی ہے

،گھر میں خوشی کا کچھ نہیں"

"!جب میرا مالک گھر میں نہیں

وہ اُس کی حضوری کے بغیر مطمئن نہیں ہوتی۔ وہ کہتی ہے کہ جب اُس کے قدموں کی چاپ زینے پر سنائی دے تو یہ اُس کے لیے ایک نغمہ ہے۔ جب وہ روزانہ کی محنت سے گھر لوٹتا ہے تو وہ اُس کا استقبال کرنا پسند کرتی ہے۔ اُس کی خوشی اُس کے ساتھ رہنے میں ہے۔ کیا ہم نے ایسا کیا ہے؟ اے بھائیو، تم کبھی کبھی اس عبادت گاہ میں آئے، اور میری باتیں سنیں، مگر خُدا کے قریب آنے کی تمہیں آرزو نہ ہوئی، یا اگر ہوئی بھی تو نہایت کمزور۔ اور پھر تم اُسے دیکھے بغیر ہی لوٹ گئے۔

بعض کے لیے دن پر دن یوں گزر جاتے ہیں کہ مالک کے ساتھ ایک لفظ بھی نہیں ہوتا، نجات دہندہ کی ایک جھلک بھی نہیں ملتی۔ وہ گویا اس پر خوش ہیں کہ اُن کا عظیم خُداوند، جو اُن کا شوہر ہے، اُن سے دور ہے۔ ایسا اب نہ ہو۔ ہم اس گناہ کا اقرار کریں۔ میں ڈرتا ہوں کہ یہ ہم میں سے اکثر پر صادق آتا ہے۔

اور ایک گناہ یہ بھی ہے کہ ہم اکثر اُس پر اپنے بھروسے میں ڈھیلے پڑے ہیں۔ بیوی کے لیے یہ نہایت بُری بات ہے اگر وہ اپنے شوہر کے قول پر یقین نہ کرے، اور اُس کے دل پر بھروسہ نہ رکھ سکے۔ اور ہم نے بعض اوقات اپنے خُدا کے ساتھ یہی کیا ہے۔ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اُس نے دو ایسی ناقابلِ تغیر باتیں ہمیں دی ہیں جن میں جھوٹ ناممکن ہے، تاکہ ہم جو انجیل میں رکھی ہوئی اُمید کو پانے کے لیے بھاگ آئے ہیں، بڑی تسلی رکھیں۔ اُس نے کبھی اپنا وعدہ توڑا نہیں۔ اگر ہم اُس وقت تک شک نہ کرتے جب تک کہ اُس نے ہمیں شک کرنے کی وجہ دی ہوئی، تو شک کا وجود ہی نہ ہوتا۔ مگر کیا ہم اس قدر پست نہیں ہو گئے کہ جب کوئی نئی آزمائش آتی ہے تو بیٹھ کر کہتے ہیں، "کیا میں اس میں سے نکل سکوں گا؟ کیا وعدہ اب بھی پورا ہوگا؟ کیا خُداوند آخر کار اپنے خادم کو فنا ہونے کے لیے چھوڑ دے گا؟" افسوس ہم پر! افسوس ہم پر! افسوس ہم پر! خُداوند ہماری اُپے ایمانی کو معاف کرے اور ہمارے ایمان کو مضبوط کرے

پھر ایک گناہ جو میرے خیال میں عام ہے، یہ ہے کہ بہت سے اقرار کرنے والوں کے ذہن میں یہ رشتہ کبھی آتا ہی نہیں۔ یہ ایک بڑی بات ہے، مگر مسیحی ایماندار کے مسیح کے ساتھ اتحاد کا عقیدہ، اور اُس کے مسیح کے ساتھ نکاح کا تصور، بہت سے ایمانداروں کے دل میں کبھی نہیں آتا۔ وہ مسیح پر ایمان رکھتے ہیں، اُس کے قیمتی خون کو دیکھتے ہیں، مگر پردہ کے اندر کی گہری اور اعلیٰ باتوں میں داخل نہیں ہوتے۔

کیا یہ ٹھیک ہے کہ خُدا ہمارا شوہر ہو اور ہم اس کو نہ پہچانیں؟ شادی شدہ ہوں اور خبر نہ ہو؟ خُدا تمہارا شوہر ہو اور تم اُس کا کبھی خیال نہ کرو؟ کیا یہ مبارک حقیقت کبھی تمہاری زندگی کو نرمی نہیں بخشتی، تمہارے عمل کو رنگ نہیں دیتی، کبھی تمہارے ہاتھ کو روک کر یا اُسے نیک عمل کے لیے قوت نہیں دیتی؟ کیا یہ سب یوں ہی مٹا ڈالا گیا ہے، جیسے اس میں کوئی حقیقت نہ ہو، محض ایک خوش خیالی یا دو چار الفاظ جو سننے جا سکتے ہیں مگر بھلا دینا ہی بہتر ہے؟

اے بھائیو، یہ سچ مچ گناہ ہے، اور میرا یقین ہے کہ ہم میں سے چند ہی ایسے ہیں جو مجرم نہ ہوں، بلکہ غالباً کوئی بھی نہیں — کیونکہ اکثر ہم نے اس اتحاد کو بھلا دیا ہے، حالانکہ ہم نے اسے جانا اور سمجھا ہے۔ ہم نے خُدا کے ساتھ ایسے چلنا کیا جیسے ہم اُس کے لیے اجنبی ہوں، اور جیسے ہمارے اور ہمارے خُدا کے درمیان یسوع مسیح کے وسیلہ سے کوئی خون کا رشتہ نہ ہو۔

پس میں نے الزام پڑھا، اور یوں ہی میں اقرار جرم کرتا ہوں۔ یوں ہی میں تولتا ہوں، اور یوں ہی میں یہاں ہر مسیحی اقرار کرنے والے کو کہتا ہوں کہ وہ ان الزامات کو اپنے اوپر تولے، اور دیکھے کہ وہ کس حد تک اُس پر صادق آتے ہیں۔

:اور اب آخر میں — چند الفاظ بطور

### III

- اصلاح کے لیے سفارشات۔

یہ بے کار ہے کہ ہمیشہ پچھتاتے رہیں مگر کبھی اصلاح نہ کریں، ہمیشہ اقرار کرتے رہیں مگر کبھی درست راہ میں آگے نہ بڑھیں۔ پس، اے عزیز بھائیو — جب کہ آج رات ہم یہاں بیٹھے ہیں اور خُدا کی فضل کی بارش زمین پر برس رہی ہے، خُدا کرے کہ وہ بارش ہمارے دلوں پر بھی برسے — اُو ہم خُدا کی اُس فروتنی پر تعجب کریں کہ وہ فرماتا ہے، "میں تیرے لیے شوہر رہا ہوں۔" یہ فضل کی نہایت گہری بات ہے کہ وہ جو آسمان و زمین کا خالق ہے، اور جو لامحدود عظیم اور جلال والا ہے، اپنی مخلوق، جو محض مٹی کی بنی اور جس کی جان نتھنوں میں ہے، کے ساتھ ایسا رشتہ قائم کرنے کو فروتنی فرمائے۔ اُہ! یہ کیسی جھکائی ہے، جلال کی بلندیوں سے نیچے آ کر اپنے آپ کو کیڑے کی مانند مخلوق کا شوہر کہنا۔

پھر، میں التجا کرتا ہوں کہ اُس وفاداری کو سراہو جس سے خُدا نے اب تک اس رشتے کو نبھایا ہے۔ میں نے تم سے کہا کہ اسے یاد کرو، اب اس پر دلوں کو سجدہ میں جھکاؤ۔ اے خُدا، ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ تُو نے ہمیں نہ چھوڑا۔ ہم تیرے نام کی حمد کرتے ہیں کہ تُو ہماری جانوں کے لیے سچا شوہر بنا رہا، باوجود ہمارے سب گناہوں، غفلتوں اور مصیبتوں کے۔

پس، اے بھائیو، اب سے ہم عہد کریں کہ خُدا کو سب سے بڑھ کر محبت رکھیں۔ ایک بڑے شخص نے اپنی بیوی کو سیر و ضیافت میں شاہ فارس کے حضور لے جایا۔ واپسی پر اُس نے بیوی سے پوچھا کہ تو نے دارا کے بارے میں کیا سوچا؟ اُس نے کہا، "میں نے دارا کے بارے میں کچھ نہ سوچا۔ میں نے سوائے اپنے شوہر کے کسی کے بارے میں نہ سوچا۔" ہائے! اگر ہمارے دل بھی خُدا کے بارے میں ایسا ہی سوچتے تو کیا ہی اچھا ہوتا! اور اگرچہ اور باتیں ہمارے خیال میں آئیں گی اور کچھ دیر کے لیے دل کو گھیر لیں گی، مگر ایماندار کا پہلا اور آزاد خیال اُس جلال والے کے بارے میں ہونا چاہیے جس نے اُسے دنیا سے پہلے محبت کی، اور جو اُسے اُس وقت بھی محبت رکھے گا جب دنیا جاتی رہے گی۔

اور جب ہم محبت میں خُدا کو اوّل رکھتے ہیں تو ہم کو چاہیے کہ اپنے اعمال میں بھی اُسے اوّل رکھیں۔ "پہلے — پہلے — خُدا کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کو تلاش کرو۔" زندگی کا سب سے اعلیٰ مقصد تجارت نہ ہو، نہ گھرانہ، نہ ذاتی خوشی، بلکہ ہمارا خُدا ہو۔ باقی سب کچھ اُسی کے ماتحت اور محکوم ہو۔ اُسے اپنی رُوح میں بلند مقام دو، اور ہر چیز کو اُس کی خدمت اور اُس کی بادشاہی کے لیے وقف کرو۔

اور یہ کرنے کے بعد ہم کو چاہیے کہ اپنے خُدا کے ساتھ رہنے کی جستجو کریں۔ یہی اصل اور مؤثر اصلاح کا طریقہ ہے۔ رفاقت میں ٹوٹ پھوٹ نہ ہو، کبھی کبھی کے مختصر لمحات نہ ہوں جیسے بیابان میں کوئی نخلستان، بلکہ اُس کے ساتھ دائمی — رفاقت کی تلاش ہو۔ کیا ہی دلکش وہ حمد ہے

اے میری جان کے آفتاب، اے عزیز نجات دہندہ۔"

ہم اسے اکثر گاتے ہیں، کاش اسے عمل میں بھی لاتے، اور یہ ہمارا حال ہوتا کہ ہمیشہ اُس کے ساتھ رہتے، کیونکہ اُس کے بغیر ہم جی نہیں سکتے، اور اُس کے بغیر ہم مرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ کاش ہم یہ سیکھ لیں کہ کاروبار کی ہلچل میں بھی خُدا کے ساتھ رفاقت کیسے کی جائے۔ خلوت یا مطالعہ یا خلوت کدہ میں رفاقت آسان نہیں، مگر بازار کی ہنگامہ خیزی میں اُس کے ساتھ رفاقت دشوار ضرور ہے، مگر یہی ہمیں پانا چاہیے۔ کاش ہم اُس کو پا لیں، تاکہ ہم جہاں بھی جائیں، مسیح کی حضوری سے جدا نہ ہوں۔

اور آے بھائیو، اگر کچھ بھی ایسا ہے جو ہم مسیح کے لیے نہیں کر پائے، اور جو ہم آج رات کر سکتے ہیں، یا جو ہمیں کل ضرور کرنا چاہیے، تو اُسے کر ڈالیں۔ نہ یہ کہتے رہیں کہ ہم نے یہ کام چھوڑ دیے ہیں، بلکہ اُٹھ کر انہیں انجام دیں۔ بیوی اپنے شوہر کو اپنی ساری ہستی دے دیتی ہے، اوہ ہم اپنے پیارے خُدا کو اپنی ساری رُوح، جان اور بدن دے ڈالیں۔ یہ ہماری دعا ہو کہ ہمارے سر پر ایک بال بھی غیر مقدس نہ ہو، نہ پھیپھڑوں کی ایک سانس، نہ خون کی ایک گردش، بلکہ ہر بات میں خُدا کو پہچانا جائے۔ ہم تو یہ بھی نہ چاہیں کہ جسمانی خواہش کے لیے ایک چھوٹا سا کونا بھی بچا رہے، نہ اُس کی ہوس کے لیے کوئی تیاری ہو۔

دعا کرو کہ خُدا ہمیں بالکل مقدس کرے۔ آہ خُداوند! ایسا ہی کر! اور بہتر یہی ہے کہ ہم سارے مضمون کو ایک سنجیدہ، محبت بھری، تڑپتی دعا میں بدل دیں۔

آے تُو جو میری جان کا شوہر ہے، میرے پاس آ، مجھ سے ملاقات کر! میں جانتا ہوں کہ میں نے تجھے رنجیدہ کیا، مگر تیری رحمت بڑی ہے۔ اپنے آپ کو مجھ پر ظاہر کر! میں سرد اور مُردہ ہوں، خاک کے ڈھیر کی مانند، مگر خُداوند، تُو خاک کو ستارہ بنا سکتا ہے، جو آگ کی طرح جلتا اور آفتاب کی مانند جلال سے چمکتا ہے۔ مجھے بس تیری حضوری چاہیے، اور میرے گناہ مٹ جائیں گے، اور میری کمزوری قوت میں نگل لی جائے گی۔ اگر میں ناپاک ہوں، تو تیری حضوری، یسوع مسیح کے وسیلہ سے، میرے گناہ دُور کر دے گی۔ اگر میں مُردہ ہوں، تو تیری حضوری میری زندگی ہو گی۔ آہ! آ میرے خُداوند، یسوع کے خاطر! آ میرے پاس!

اور اب میں جانتا ہوں کہ یہاں بعض کے لیے یہ سب محض ایک بیکار کہانی سی لگتی ہے۔ افسوس! کاش ایسا نہ ہوتا! مگر تمہیں نیا جنم لینا ضرور ہے، اور جب تک نیا جنم نہ لوگے تم یہ نہ سمجھ سکو گے۔ اور اگر تم یہ سادہ باتیں نہ سمجھو جو ایماندار آپس میں کرتے ہیں، تو یقین رکھو کہ تم کبھی اُس مقام میں داخل نہ ہو سکو گے جہاں وہ تخت کے آگے اور اعلیٰ نغموں میں گاتے ہیں۔ خُدا تمہیں نجات دہندہ کی ضرورت کا قائل کرے، اور تمہیں یسوع پر بھروسہ رکھنے کو لے آئے، کیونکہ زندگی اُسی میں ہے، اور اُسی میں اکیلی ہے۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپر جن  
اشعیا 55، یرمیاہ 11:30

یہ لامحدود رحمت کی زبان ہے جو انسان کی ذلیل حالت سے کلام کرتی ہے۔ ہم گناہ کے سبب سے ننگے، غریب اور بدحال ہو گئے ہیں، اور خُدا، بجائے اس کے کہ ہمیں اپنی حضوری سے دور کر دے، رحمت سے لدا ہوا آتا ہے اور ہم سے یوں ہمکلام ہوتا ہے۔

اشعیا: 55

1

آے سب کے سب جو پیاسے ہو، پانیوں کے پاس آؤ، اور جو روپیہ نہیں رکھتا، آؤ، خرید و کھاؤ؛ ہاں، آؤ، مے اور دودھ بلا روپیہ اور بلا قیمت خرید لو۔

دیکھو الہی محبت کی فیاضی کو! دیکھو، کس طرح خُدا، جو جانوں کی حاجت کو جانتا ہے، اُن کے لیے سب ضروری چیزیں مہیا کرتا ہے — پانی، یعنی حیات کا پانی، اور گویا وہ بھی کافی نہ ہو، تو خوشی کی مے، تسلی کا دودھ، اور یہ سب وہ مفت دیتا ہے۔ ہاں، وہ بازار میں صدا لگانے والے کی مانند کھڑا ہے اور پکار کر کہتا ہے، "آے سب کے سب جو پیاسے ہو!" مگر سنو، یہ اُس کا نفع نہیں، بلکہ ہمارا نفع ہے، کیونکہ وہ فرماتا ہے، "جو روپیہ نہیں رکھتا، آ، مے اور دودھ بلا روپیہ اور بلا قیمت خرید۔" آے عزیز دوست، جو کچھ تُو چاہتا ہے، خُدا دینے کو تیار ہے۔ ہاں، وہ تجھے آنے اور لینے کی دعوت دیتا ہے، اور فضل کے عہد کی نیک چیزیں تجھ پر اصرار کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ پھر تُو کیوں پیچھے ہٹتا ہے؟ کیا تُو ان بھلی چیزوں کا مشتاق ہے؟ تو آ، اور خوش آمدید — کیونکہ یہ خُدا خود ہے جو تجھے بلاتا ہے۔

آیت 2

تم کیوں اُس چیز کے لیے روپیہ خرچ کرتے ہو جو روٹی نہیں، اور اپنی محنت اُس چیز کے لیے جو سیر نہیں کرتی؟ تم اپنی جان کے لیے تسلی اُن جگہوں میں کیوں ڈھونڈتے ہو جہاں وہ کبھی نہ ملے گی؟ تم اپنی ابدی طبیعت کو اُن چیزوں سے کیوں مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہو جو خود فنا ہو جائیں گی؟ یہاں نیچے کوئی چیز نہیں جو تمہیں آسودہ کر سکے۔ پھر کیوں اپنا روپیہ ان پر ضائع کرتے ہو، اور اپنی محنت بے کار کرتے ہو؟

سنو، اور اچھی چیز کھاؤ، اور تمہاری جان فرہی میں شادمان ہو۔  
خُدا کے پاس تمہاری جان کے لیے حقیقی خوراک ہے — کچھ ایسا جو تمہیں سچ مچ خوش کرے گا۔ وہ تمہیں نام نہاد بھلائی

سے نہیں بلکہ اصلی بھلائی سے سیر کرے گا، اگر تم آ کر اُسے لے لو۔ تم کو کمال ملے گا، خوشی ملے گی — اگر تم بس اُنے اور لینے کو تیار ہو۔

### آیت 3

اپنا کان جھکاؤ اور میرے پاس آؤ؛ سنو، اور تمہاری جان زندہ رہے گی۔  
پھر کون ایسا ہو گا جو نہ سنے — کون اپنی توجہ نہ دے — اگر اس توجہ کے ذریعے ابدی زندگی مل سکتی ہو؟

اور میں تم سے دائمی عہد باندھوں گا، یعنی داؤد کی سچی رحمتیں۔  
کیا خُدا گنہگار انسان سے — پیاسے سے — بھوکے سے — حاجتمند سے — مجرم سے — عہد کرے گا؟ ہاں! وہ فرماتا ہے،  
"میں تم سے دائمی عہد باندھوں گا، یعنی داؤد کی سچی رحمتیں۔"

### آیت 4

— دیکھ، میں نے اُسے  
یعنی داؤد کے بیٹے، یسوع مسیح کو — "میں نے اُسے۔"

قوموں کے لیے گواہ، راہنما اور سردار بنایا ہے۔  
اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ خُدا کیسا ہے، تو یسوع مسیح خُدا کی ذات کا گواہ ہے۔ اگر تم راہنما چاہتے ہو جو تمہیں امن اور خوشی کی طرف لوٹا دے — سردار چاہتے ہو جس کے زور سے تم شیطان اور اُن سب اندھیری قوتوں سے لڑ سکو جو تمہیں غلامی میں رکھتی ہیں — تو خُدا نے اپنے بیٹے کو تمہارے لیے ایسا ہی راہنما بنایا ہے۔ ہائے! کون ہے جو اُس کے جھنڈے تلے آ کر شامل نہ ہو؟

### آیت 5

دیکھ، تو ایسی قوم کو بلائے گا جسے تو نہیں جانتا، اور وہ قومیں جنہوں نے تجھے نہیں جانا تجھ پر دوڑیں گی، کیونکہ خُداوند تیرا خُدا اور اسرائیل کا قدوس تجھے جلال دے گا۔  
یہاں خُدا یسوع سے کلام کرتا ہے جسے اُس نے سردار بنایا ہے، اور اُسے بتاتا ہے کہ وہ بے قوم نہ رہے گا، کیونکہ جو اُسے کبھی نہ جانتے تھے وہ اُس کے پاس آئیں گے۔ آج کی رات اس گھر میں کچھ ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک مسیح کو اپنے آپ کو نہیں سونپا — مگر اُن میں سے کچھ سے وہ کہے گا، "آج میں تیرے گھر میں ٹھہروں گا" — اور جب اُس کی قدرت کی آواز سنی جائے گی تو اُن کے دل جھک جائیں گے اور وہ یسوع کے شاگرد بن جائیں گے۔

### آیت 6

— خُداوند کو ڈھونڈو جب تک وہ مل سکے  
اور وہ وقت آج کی رات ہے، کیونکہ آج بھی تلاش کرنے والوں کو ملنے کا وعدہ موجود ہے۔

پکارو اُسے جب تک وہ نزدیک ہے۔  
اور وہ نزدیک ہے، کیونکہ جہاں کہیں اُس کا نام لکھا ہے وہاں اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ موجود رہے گا۔ جہاں کہیں انجیل کی منادی کی جاتی ہے، مسیح نے فرمایا ہے، "دیکھو، میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔" پس پکارو اُسے جب تک وہ نزدیک ہے۔

### آیات 7-9

شریر اپنی راہ اور ناراست آدمی اپنے خیال کو ترک کرے، اور خُداوند کی طرف رجوع کرے، اور وہ اُس پر رحم کرے گا، اور ہمارے خُدا کی طرف، کیونکہ وہ افراط سے معاف کرے گا۔ کیونکہ میرے خیال تمہارے خیال نہیں، اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں، خُداوند فرماتا ہے۔ کیونکہ جیسے آسمان زمین سے بلند ہیں ویسے ہی میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں۔

آہ! کاش ہم خُدا کے خیالات تک اُٹھ سکیں — کاش ہم اُس کے محبت کے خیالات کو بیان کر سکیں — کاش ہم واقعی یقین کر سکیں کہ وہ ابھی ہمیں قبول کرنے اور معاف کرنے کو تیار ہے — اور ہم بلا تامل اُس کی آغوش میں جا گریں! خُدا ہمیں ایسا کرنے میں مدد دے

### آیات 10-11

کیونکہ جیسے بارش اور برف آسمان سے اُترتی ہے اور وہاں واپس نہیں جاتی بلکہ زمین کو سیراب کرتی ہے اور اُسے پھلنے پھولنے لائق بناتی ہے تاکہ بیج بونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی دے — ویسا ہی میرا کلام ہے جو میرے منہ سے نکلتا ہے، وہ میرے پاس خالی واپس نہ آئے گا بلکہ جو کچھ مجھے پسند ہے اُسے پورا کرے گا، اور اُس کام میں کامیاب ہو گا جس کے لیے میں نے اُسے بھیجا۔



پس انجیل، جو خُدا کا کلام ہے، پر بھروسہ رکھو کیونکہ وہ تمہیں کبھی دھوکہ نہ دے گی۔ معافی کے الٰہی وعدہ پر آرام کرو کیونکہ وہ کبھی زمین پر گرنے والا نہیں، بلکہ ضرور خُدا کی مرضی پوری کرے گا۔

#### آیت 12

کیونکہ تم خوشی سے نکل جاؤ گے اور سلامتی سے رہنمائی پاؤ گے، پہاڑ اور ٹیلے تمہارے آگے گیت گانے لگیں گے اور میدان کے سب درخت تالیاں بجائیں گے۔  
کیونکہ اگر تم یہ کرو — اگر اپنے گناہ چھوڑ دو — اگر خُدا کی طرف رجوع کرو — تو خُدا دل میں ایسی خوشی پیدا کر سکتا ہے کہ ساری دنیا خوشی سے بھر جائے۔ جب آدمی جان لیتا ہے کہ اُس کے گناہ معاف ہو گئے ہیں، تو پھر ساری کائنات گیتوں سے معمور دکھائی دیتی ہے — پہاڑ، چٹانیں، درخت — سب فضل والے خُدا کی حضوری کا اعلان کرتے ہیں۔ مگر اُس وقت تک، جب تک دل بوجھل ہے، دنیا بے رونق اور سنسان لگتی ہے۔ بائبل! خُدا کا فضل ہمارے دلوں کو ایسا روشن کرے کہ دنیا ہمارے لیے منور ہو جائے۔

#### آیت 13

کانٹے کی جگہ صنوبر اور جھاڑی کی جگہ مورد کا درخت اُگے گا، اور یہ خُداوند کے لیے نام اور ابدی نشانی ہو گی جو کبھی منقطع نہ ہو گی۔

#### یرمیاہ 1:30-11

#### آیت 2-1

وہ کلام جو یرمیاہ کے پاس خُداوند کی طرف سے پہنچا، فرمایا، خُداوند اسرائیل کا خُدا یوں کہتا ہے: جو کچھ کلام میں نے تجھ سے کیا ہے اُن سب کو ایک کتاب میں لکھ لے۔  
یہ اتنا قیمتی ہے کہ ضائع نہ ہونے پائے۔ انبیا نے بہت کچھ کہا جو لکھا نہ گیا، مگر یہ خاص باب اور اُس کے بعد کا باب بڑی احتیاط سے قلمبند کیا جاتا تھا۔ یہاں خُدا اپنے مجرم لوگوں سے محبت اور رحمت کے طریق سے پیش آنا شروع کرتا ہے۔ یہ ایک عجیب باب ہے، تمام خُدا کے کلام میں سے ایک نہایت زرخیز اور نہایت تسلی بخش باب۔ پس اسے کتاب میں لکھ

#### آیت 3

کیونکہ دیکھ، وہ دن آتے ہیں، خُداوند فرماتا ہے، کہ میں اپنے لوگوں اسرائیل اور یہوداہ کی اسیری کو واپس لاؤں گا، خُداوند فرماتا ہے، اور میں اُن کو اُس ملک میں واپس لاؤں گا جو میں نے اُن کے باپ دادا کو دیا، اور وہ اُسے ملکیت میں رکھیں گے۔  
جانیں اسیری میں گرفتار ہو جاتی ہیں، مگر خُدا اُن کو بحال کرنے کے راستے رکھتا ہے۔ آج کی رات میں امید اور ایمان رکھنا ہوں کہ بہت سے اسیر خُدا کے فضل سے آرام اور تسلی کی طرف لوٹ آئیں گے۔ کیا تو اُن میں سے ایک ہو گا؟ اے غمگین دل، ابھی دُعا کر کہ تُو ہو جائے۔ خُدا سے مانگ کہ آج کی رات ہی خُدا تیری اسیری کو واپس لائے۔

#### آیت 5-4

اور یہ وہ کلام ہیں جو خُداوند نے اسرائیل اور یہوداہ کے حق میں فرمایا۔ کیونکہ یوں خُداوند فرماتا ہے، ہم نے کانپنے اور ڈر کی، اور نہ کہ سلامتی کی آواز سنی ہے۔  
تُو کہتا ہے، "میں تو سمجھا تھا تُو تسلی کے الفاظ پڑھنا شروع کر رہا ہے، مگر یہاں تو گراؤٹ ہے۔" ہاں، ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ جب خُدا کسی شخص کو تسلی دینے والا ہوتا ہے تو پہلے اُس کو اپنی تسلی کی حاجت کا احساس دلاتا ہے۔ خُدا کی طرف سے ہمیشہ کپڑا پہنانے سے پہلے کپڑا اتارا جاتا ہے، بھرنے سے پہلے خالی کیا جاتا ہے۔

#### آیت 6

اب دریافت کرو اور دیکھو کیا کوئی مرد جنے کی تکلیف اُٹھاتا ہے؟ پھر میں ہر ایک مرد کو کیوں دیکھتا ہوں کہ اُس نے عورت کے جنے کی مانند اپنے ہاتھ کمر پر رکھے ہیں، اور سب کے سب چہرے پیلا پڑ گئے ہیں؟  
ہر جگہ، جب رحمت کا وقت آیا، وہ برا وقت تھا، اندھیر وقت، دل کے دھڑکوں اور جنے کی اینٹھنوں کا وقت۔

#### آیت 7

بائبل! وہ دن بڑا ہے، اُس کی مانند کوئی نہیں، بلکہ وہ یعقوب کی مصیبت کا وقت ہے، تو بھی وہ اُس سے بچ نکلے گا۔  
"تو بھی وہ اُس سے بچ نکلے گا! کیا سیاہ بادل کے رخسار پر بجلی کی کیسی چمک ہے! "وہ اُس سے بچ نکلے گا

#### آیت 9-8

اور اُس روز یہ ہو گا، ربُ الافواج فرماتا ہے، کہ میں اُس کا جوا تیری گردن پر سے توڑ ڈالوں گا، اور تیرے بندھن پہاڑ ڈالوں گا، اور اجنبی پھر اُس پر غلامی نہ کریں گے۔ بلکہ وہ اپنے خُداوند خُدا کی اور اپنے بادشاہ داؤد کی خدمت کریں گے جسے میں

اُن کے لیے اُٹھاؤں گا۔  
دیکھ، باب پھر تسلی کی دُھن میں واپس آ گیا۔ بمثل گہرے سُرور کے بعد سُر چڑھتا ہے۔ ہم پھر تسلی تک آ پہنچے ہیں۔ مگر عجب نہیں کہ پھر نیچے آنا پڑے، کیونکہ ہمیشہ خُدا کی رحمت کی بُن کاری سیاہ اور سفید، غم اور نجات کا ملا جلا نقشہ ہے۔

#### آیت 10-11

پس تُو نہ ڈر آے میرے بندہ یعقوب، خُداوند فرماتا ہے، اور نہ ہیراں ہو آے اسرائیل، کیونکہ دیکھ، میں تجھے دور سے اور تیری نسل کو اُس ملک سے جو اُن کی اسیری کا ہے، بچا لاؤں گا۔ اور یعقوب واپس آئے گا، اور آرام اور سکون میں رہے گا، اور کوئی اُسے نہ ڈرائے گا۔

کتنے خوبصورت الفاظ ہیں ایک مضطرب دل کے لیے! اور یہ صرف خوبصورت الفاظ نہیں، بلکہ ان میں گہرا، سچا مفہوم ہے — "آرام اور سکون میں رہے گا، اور کوئی اُسے نہ ڈرائے گا"۔ میری دُعا ہے کہ آج کی رات یہاں بہت سے ایسے لوگ، جو بہت ڈرے ہوئے ہیں اور سکون نہیں پا سکتے، بلکہ طوفانی سمندر کی مانند ہیں جو آرام نہیں کر سکتا، اس بابرکت حالت میں آ جائیں۔

#### آیت 11

کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں، خُداوند فرماتا ہے، تاکہ تجھے بچاؤں۔  
خُدا شریروں کو ہلاک کر سکتا ہے اور کرے گا، مگر اپنے لوگوں کو نہیں، اپنے محبوب کو نہیں۔ اُس کا دل اُن کے پیچھے ہے۔  
"میں تجھے کلی طور پر فنا نہ کروں گا"۔

اگرچہ میں اُن سب قوموں کا جن میں میں نے تجھے پراگندہ کیا ہے، کلی طور پر خاتمہ کر دوں، تو بھی میں تیرا خاتمہ نہ کروں گا، بلکہ انصاف کے ساتھ تیری تادیب کروں گا، اور تجھے ہرگز بے سزا نہ چھوڑوں گا۔  
تجھے اس کا دکھ سہنا ہو گا۔ اگر تُو خُدا کا فرزند ہے تو تجھے اُنسوؤں اور آہوں کے ساتھ گھر لایا جائے گا۔ آج کی رات تیرا غم اُسی آسمانی تربیت کا حصہ ہے جس کے وسیلہ سے تُو بچایا جائے گا۔